2807 - مسلمان اور اس کی زندگی پر حج کے اثرات

سوال

مسلمان اور اس کی زندگی پر حج کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مناسك حج كے بہت سے فضائل اور حكمتيں ہيں، جس شخص كو انہيں سمجھنے اور اس پر عمل كرنے كى توفيق حاصل ہو جائے اسے خير عظيم كى توفيق حاصل ہو جاتى ہے.

ذيل كى سطور ميں ہم كچھ چيزيں بيان كرينگے:

1 - حج كى ادائيگى كے ليے سفر كرنا:

اس سفر سے انسان كو دار آخرت كى ياد آتى ہے، جس طرح سفر ميں دوست و احباب اور بيوى بچوں اور اہل و عيال اور وطن سے جدائى اختيار كرنا پڑتى ہے، دار آخرت كى طرف سفر بھى اسى طرح ہے.

2 - جس طرح حج كے سفر ميں جانے والا شخص ديار مقدسہ تك جانے كے ليے زاد راہ لے كر چلتا ہے، تو اسے يہ بھى ياد كرنا چاہيے كہ اس كا اپنے رب كى طرف كے ليے بھى كچھ نہ كچھ زاد راہ ہونا چاہيے جو اسے اس كے امن والى جگہ تك پہنچائے، اسى كے متعلق اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور تم زاد راہ اختيار كرو، اور سب سے بہتر زاد راہ اللہ كا تقوى ہے البقرة (197).

3 - اور جس طرح سفر عذاب كا ايك ٹكڑا ہے، تو آخرت كا سفر بھى اسى طرح ہے، بلكہ كئى مراحل پر تو اس سے بھى زيادہ كٹھن اور سخت ہے، چنانچہ انسان كے آگے حالت نزع، اور موت اور پھر قبر اور اس كے بعد حشر و نشر اور حساب و كتاب، اور ميزان پر اعمال كا وزن ہونا، اور پل صراط، اور پھر آخر ميں يا تو جنت ہے يا جہنم، اور سعادت مند وہى ہو گا جسے اللہ تعالى نجات نصيب كرے.

4 ـ اور جب حج كے ليے انسان احرام باندھ كر دو سفيد چادريں اوڑھتا ہے تو اسے وہ كفن ياد آتا ہے جس ميں اسے دفنايا جائيگا، اور يہ چيز اسے اس بات كى دعوت ديتى ہے كہ وہ سب گناہ اور معصيت بالكل اسى طرح ترك كر دے جس طرح اس نے اپنا دوسرا لباس اتار كر يہ كفن نما صاف شفاف سفيد دو چادريں اوڑھ لى ہيں، تو اسى طرح اسے اپنے دل بھى صاف كر لينا چاہيے، اور اس كے ساتھ ساتھ اپنے اعضاء كو بھى گناہ اور معصيت كى سياہى سے صاف ركھتا ہوا سفيد كر لے.

5 ـ اور جب وہ ميقات پر تلبيہ كے يہ الفاظ كہتا ہے:

" لبيك اللهم لبيك " اے اللہ ميں حاضر ہوں ميں حاضر ہوں.

اس كا معنى يہ ہے كہ اس نے اپنے رب كى بات كے سامنے سر خم تسليم كرتے ہوئے اس كى بات كو تسليم كر ليا ہے.

تو پھر اسے كيا ہے كہ وہ شخص گناہوں اور معصيت پر باقى رہے اور اس انہيں ترك نہ كرے اور اس كى آلائشوں سے اجتناب نہ كرے، اس نے اپنے رب كے سامنے يہ كلمات كيوں كہے:

" لبيك اللهم لبيك " اے اللہ ميں حاضر ہوں، ميں حاضر ہوں.

يعنى ميں نے ان اشياء سے اجتناب كرنے كى تيرى بات كو تسليم كر ليا ہے، اور كيا يہ وقت انہيں ترك كرنے كا نہيں ہے ؟

6 ـ دوران احرام ممنوعہ اشياء سے اجتناب كرنا، اور تلبيہ اور اللہ كا ذكر كرنے ميں مشغول رہنا:

اس ميں مسلمان كى اس حالت كى بيان ہے جس پر اسے رہنا چاہيے، اور پھر اس ميں اس كى تربيت اور ذكر و اذكار كو عادت بنانے تعليم ہے، مسلمان اس حالت ميں ان اشياء كو بھى ترك كرنے كى تربيت حاصل كرتا ہے جو اصل ميں مباح اور جائز تھيں، ليكن اللہ تعالى نے يہاں حالت احرام ميں اس پر حرام كر دى ہيں، تو پھر ايك مسلمان شخص ہر وقت اور ہر جگہ اللہ تعالى كى حرام كردہ اشياء كا ارتكاب كيسے كرتا ہے ؟

7 ـ اس كا حرمت والى جگہ بيت اللہ جسے اللہ تعالى نے لوگوں كے ليے امن والى جگہ بنايا ہے ميں داخل ہونا بندے كو روز قيامت كے امن كى ياد دلاتا ہے، اور اس بات كى ياد دہانى ہے كہ انسان اسے تكليف اور كوشش كر كے ہى حاصل كر سكتا ہے.

اور روز قیامت امن دینے والی سب سے بڑی چیز توحید اختیار کرنا اور شرک سے اجتناب ہے، اسی کے متعلق اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں شرک کی آمیزش نہیں کی انہی لوگوں کے لیے امن ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں الانعام (81).

اس کا حجر اسود کو چوم کر اپنی اس عبادت کی ابتدا کرنا سنت نبوی کی تعظیم کی تربیت دیتا ہے، اور اسے یہ یاد دلاتا ہے کہ اللہ تعالی کی شرع پر اپنی ناقص عقل کو استعمال کرتے ہوئے خلاف شرع کام نہیں کر سکتا، اور اس کے علم میں ہونا چاہیے کہ اللہ تعالی نے لوگوں کے لیے جو کچھ بھی مشروع کیا ہے اس میں ہی حکمت اور خیر ہے، اور اس سے وہ اپنے نفس کو اپنے رب کی عبادت کے لیے تیار کرتا ہے.

اسی کے متعلق عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے حجر اسود کو بوسہ لینے کے بعد یہ فرمایا تھا:

" مجھے یہ علم ہے کہ تو ایك پتھر ہے نا تو کوئی نفع دے سکتا ہے اور نہ ہی کسی نقصان کا مالك ہے، اور اگر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تیرا بوسہ نہ لیتا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1520) صحیح مسلم حدیث نمبر (1720)

8 - اور بیت اللہ کا طواف کرتے وقت اسے اپنے جد امجد ابراہیم علیہ السلام کی یاد آتی ہے کہ انہوں نے بیت اللہ کی تعمیر کی تا کہ یہ لوگوں کے امن و سکون کی جگہ ہو، اور انہوں نے لوگوں کو اس گھر کے حج کی دعوت دی، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو انہوں نے بھی اس گھر کی طرف لوگوں کو بلایا.

اور اسی طرح موسی اور عیسی علیہما السلام بھی اس گھر کا حج کیا کرتے تھے، تو اس طرح یہ ان انبیاء کا شعار رہا ہے، اور یہ کیسے نہ ہوتا اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا گھر تعمیر کرنے اور اس کی تعظیم کرنے کا حکم دیا تھا.

9 - زمزم کا پانی پینا اسے لوگوں اس عظیم نعمت کی یاد دلاتا ہے جو اللہ تعالی نے لوگوں پر اس مبارك پانی کا چشمہ جاری کر کے کی جسے کروڑوں لوگ عرصہ دراز سے پیتے چلے آرہے ہیں لیکن اس میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی، اور زمزم پیتے وقت اسے دعا پر ابھارتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یقینا زمزم کا پانی اسی لیے جس لیے اسے نوش کیا جائے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3062) مسند احمد حدیث نمبر (14435) اس حدیث کو علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد (4 / 320) میں حسن قرار دیا ہے.

10 ـ اور صفا و مروہ کے مابین سعی اسے مائی ہاجرہ علیہ السلام کی اس عظیم برداشت کو یاد دلاتی ہے جو انہوں نے اس آزمائش کے وقت اٹھائی، وہ اس کرب اور مشکل سے نجات حاصل کرنے کے لیے کس طرح صفا و مروہ کے درمیان دوڑ رہی تھیں، اور خاص کر اپنے چھوٹے سے بچے اسماعیل علیہ السلام کو پانی پلانے کے لیے کہ کہیں سے پانی حاصل ہو جائے.

لہذا جب یہ عورت اتنی بڑی آزمائش پر صبر و تحمل اور براداشت سے کام لے کر اپنے رب اور اللہ کی طرف ہی رجوع کرتی ہے، جس میں ہمارے لیے بہترین نمونہ اور اسوہ ہے، اس لیے آدمی کو اس عورت کی جدوجھد اور کوشش یاد کر کے اپنی تکلیف کو کم اور ہلکا کر سکتا ہے، اور عورت کو بھی یہ یاد رکھنا چاہیے کہ وہ بھی اس طرح ہی کی ایك عورت ہے جس سے اس کی سختیاں آسان ہو جائینگی.

11 ـ وقوف عرفات حاجی کو میدان محشر کی یاد دلاتا ہے جہاں ساری مخلوق اکٹھی ہوگی، اور یہ کہ جب اس میدان عرفات میں لاکھوں حاجیوں کے رش کے درمیان حاجی تھك کر چور ہو جاتا ہے، تو پھر جب ساری مخلوق ننگے پاؤں اور ننگے- بغیر ختنہ کے - جسم اکٹھی ایك ہی میدان میں ہو گی تو کیا حال ہو گا ؟

12 ـ جو کچھ ہم حجر اسود کا بوسہ لینے کے متعلق کہہ چکے ہیں رمی جمرات میں وہی کہینگے کہ مسلمان شخص کو اس سے اطاعت و فرمانبرداری اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کی عادت پڑتی ہے، اور پھر اس میں خالص عبادت کا بھی اظہار ہوتا ہے.

13 ـ اور قربانی کا جانور ذبح کرنے میں اسے وہ عظیم حادثہ یاد آتا ہے جس میں ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالی کا حکم نافذ کرتے ہوئے اپنے نوجوان بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے لٹایا اور ذبح کے لیے تیار ہو گئے، اور اسے یہ بھی یاد آتا ہے کہ ایسی نرمی جس میں اللہ تعالی کے حکم اور نہی کی مخالفت ہوتی ہو اسلام میں کوئی جگہ نہیں، اور اسی طرح اسے یہ تعلیم بھی ملتی ہے کہ اللہ تعالی کے حکم کو کس طرح تسلیم کیا جاتا ہے، جب اسماعیل علیہ السلام نے اپنے والد ابراہیم علیہ السلام کو کہا:

اے اباجی آپ کو جو حکم دیا گیا اسے پورا کریں، ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے الصافات (102).

14 ـ اور جب وہ احرام کھول کر حلال ہو جاتا ہے، اور احرام کی بنا پر اللہ تعالی کی جانب سے حرام کردہ اشیاء اس کے حلال ہو جاتی ہیں، اس میں اس کے لیے صبر و تحمل کی تربیت پائی جاتی ہے، کہ یقینا تنگی کے بعد آسانی ہوتی ہے، اور یہ کہ اللہ تعالی کے احکام پر عمل کرنے والے شخص کو خوشی و سرور ضرور حاصل ہوتا ہے، اور پھر اس فرحت و سرور کا شعور بھی صرف اسے ہوتا ہے جس میں اطاعت و فرمانبرداری کی مٹھاس موجود ہو، بالکل اس خوشی و سرور کی طرح جو روزہ دار کو افطاری کے وقت حاصل ہوتی ہے، یا پھر رات کے آخری حصہ میں قیام کرنے والے شخص کو نماز کے بعد حاصل ہوتی ہے.

15 ـ اور جب وہ مناسك حج مكمل كر ليتا ہے، اور پورے حج میں وہی اعمال بجا لاتا ہے جو اللہ تعالی نے مشروع کیے اور اسے محبوب ہیں، اور اپنا حج اس امید کے ساتھ مکمل کرتا ہے کہ اللہ تعالی اس کے سارے گناہ معاف فرما دے گا، تو یہ اسے اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کا آغاز نئے سرے سے کرے جو گناہوں اور معاصی کی آلائشوں سے خالی ہو.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو شخص حج کرتا ہے اور حج میں نہ تو کوئی فسق و فجور کے کام کرے اور نہ ہی غلط کام تو وہ اس طرح واپس پلٹتا ہے جس طرح آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1449) صحیح مسلم حدیث نمبر(1350)

16 ـ اور جب وہ حج کے سفر سے واپس اپنے بیوی بچوں اور اہل و عیال میں آتا ہے اور انہیں مل کر اسے خوشی و سرور حاصل ہوتا ہے، تو یہ چیز اسے اس عظیم خوشی و سرور کو یاد دلاتی ہے جو اسے جنت میں اپنے اہل و عیال کو مل کر حاصل ہوگی، اور یہ چیز اسے یہ پہچان کرواتی ہے کہ خسارہ اور نقصان وہ خسارہ ہے جو روز قیامت نفس اور اہل و عیال کھو جانے سے ہو گا، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

کہہ دیجیے یقینا خسارہ میں تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے روز قیامت اپنے نفسوں اور اہل و عیال کا خسارہ اٹھایا، خبردار یہی واضح خسارہ ہے الزمر (15).

آسانی سے یہی کچھ بیان ہو سکا ہے.

واللہ اعلم .